Regd L No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۶۲۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۹ ظہور ۱۳۲۹ ہش	۲۹ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

نخلہ (مری روڈ) ۲۷ اگست۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نا حال کمزوری کی شکایت ہے گو بخار اتر گیا ہے۔ علاوہ ازیں آج سے دردِ نقرس کی تکلیف پھر شروع ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

کنری ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کمزوری کی نا حال شکایت ہے۔ آج بخار پھر ہو گیا۔ کل دردِ نقرس کی تکلیف دوبارہ ہو گئی تھی۔ جو انجکشن لگانے کے بعد رفع ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

صوبائی اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں ناجائز پراپیگنڈے کی اجازت نہ ہو گی

حکومت کی جانب سے کنویسنگ کے ناجائز طریقوں کی وضاحت

لاہور ۲۸ اگست۔ کمشنر انتخابات پنجاب نے صوبائی قانون ساز اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں ناجائز طریقوں کے مرتکب ہونے والے تمام اشخاص کو سخت تنبیہ جاری کی ہے۔ اس سلسلہ میں کمشنر موصوف نے عوام کی توجہ خاص طور پر حسب ذیل ناجائز طریقوں پر مبذول کرائی ہے۔ جنہیں قانون انتخاب مجلس قانون ساز پنجاب مجریہ ۱۹۵۰ء اور اس کے تحت مرتب شدہ قواعد کے مطابق "ناجائز وسائل" قرار دیا گیا ہے۔

(۱) رائے دہندگان کو رشوت دینا۔ اس میں ان کی کسی قسم کی معمولی سے معمولی خاطر مدارات یا باقاعدہ ضیافت دینا شامل ہے۔

(۲) کسی ووٹر پر ناجائز دباؤ ڈالنا یا کسی امیدوار کو انتخاب لڑنے کیلئے کھڑا کرنے یا دست بردار ہو جانے کے لئے ترغیب دینا یا کوشاں ہونا یا کسی ووٹر کو قبیلے برادری یا فرقہ کا واسطہ دیکر ووٹ طلب کرنا یا ووٹ دینے پر مجبور کرنا یا انہی ذرائع سے کام لے کر اس کو فریق مخالف کے حق میں ووٹ دینے سے باز رکھنا یا باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

(۳) کسی امیدوار کا کسی ووٹر کو ووٹ ڈالنے کے لئے سواری کا کرایہ دینا یا ایسے اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کرنا۔ اس میں انتخابات کے مقصد کیلئے کسی کشتی۔ گاڑی یا عام کرایہ پر سواری والے جانور کو کرایہ پر لاکر استعمال میں لانا یا مستعار لیں یا استعمال کرنا بھی ناجائز وسائل میں شامل ہے۔ البتہ ووٹر خود ووٹ دینے کے لئے جائے نو انتخاب پر جانے کی غرض سے اپنی ذاتی سواری استعمال کر سکتا ہے اور کرایہ پر سواری حاصل کر سکتا ہے۔

(۴) فارم الف پر کسی مہاجر امیدوار کا اپنے مہاجر ہونے کے متعلق غلط سرٹیفکیٹ پیش کرنا واضح رہے کہ "مہاجر" وہ شخص ہے جو پہلے ان علاقوں کا باشندہ تھا جو اب ہندوستان میں شامل یا ہندوستان کے قبضے میں ہیں۔ اور جو مہ

بلادِ یورپ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنیوالے مجاہدین اسلام کی سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد

مغربی ممالک میں تبلیغ کو مؤثر بنانے کے متعلق بعض اہم تجاویز پر غور و خوض

ہیگ ۲۸ اگست۔ ہالینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ یورپ کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا تفصیلی جائزہ لینے اور سال آئندہ کا پروگرام مرتب کرنے کیلئے یہاں جو سہ روزہ تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی تھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، اسپین، فرانس، اٹلی اور انگلستان میں کلمہ حق بلند کرنیوالے احمدیہ تبلیغی مراکز کے متعدد نمائندوں نے شرکت کی۔ بلادِ یورپ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز کرنے کے سلسلے میں بعض نہایت اہم تجاویز زیر غور آئیں۔ چنانچہ سال آئندہ کیلئے ایک نہایت جامع پروگرام مرتب کیا گیا۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک محفل استقبال بھی منعقد کی گئی۔ جس میں ہالینڈ کی نامور شخصیتوں اور اعلیٰ سرکاری افسران کے علاوہ متعدد پاکستانی دوستوں نے بھی شمولیت فرمائی۔

ہر صوبے میں ایک ایک ٹیکنیکل سکول کھولنے کی تجویز

کراچی ۲۸ اگست۔ یہاں مرکزی اور صوبائی وزرائے تعلیم کی جو کانفرنس ہو رہی تھی آج اس نے تعلیم کی ثانوی جماعتوں میں فنی تعلیم دینے کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے ان فیصلوں کے مطابق تجربے کے طور پر ہر صوبے میں ایک ایک ٹیکنیکل ہائی سکول قائم کیا جائے گا۔ بعد میں رفتہ رفتہ ان سکولوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔ کانفرنس نے تعلیمی پالیسی کے ضمن میں اس بات کا پھر اعادہ کیا کہ تمام سکولوں میں دینیات کی تعلیم لازمی طور پر دی جائے اور تمام سکولوں کیلئے ایک ہی نصاب تعلیم مقرر کیا جائے۔

کوئٹہ میں الحاج خواجہ ناظم الدین کا ورود

کوئٹہ ۲۸ اگست۔ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے زیارت جاتے ہوئے آج کوئٹہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امیر الدین اور حکومت کے اعلیٰ افسران نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ نیز بلوچ رجمنٹ کے ایک دستے نے سلامی دی۔

رص کہ جوطی لمعموں کا کردار اسلامی اخوت رواداری اور معاشرتی انصاف کے سانچوں میں ڈھال کر رکھ دے۔

عراقی طلباء پاکستان آئیں گے

بغداد ۲۸ اگست۔ عراقی طلباء کی ایک جماعت فروری ۱۹۵۱ء میں پاکستان آنے کا ارادہ رکھتی ہے عراقی فنون لطیفہ کا ادارہ انہیں بھجوانے کا انتظام کر رہا ہے۔

پشاور ۲۸ اگست۔ سرحد کے وزیر تعلیم میر جعفر شاہ نے کہا ہے کہ سر اووِن ڈکسن کی ناکامی کے باعث سرحدی قبائل میں سخت تشویش پھیل گئی ہے رائے شماری کے بارے میں ہندوستان کی

شمالی کوریا کے مورچوں پر امریکہ کے جنگی جہازوں کی شدید گولہ باری

پوہانگ کی بندرگاہ سے تین میل شمال کی جانب گھمسان کی لڑائی

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ آج کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کوریا کے مشرقی ساحل پر پوہانگ کی بندرگاہ سے تین میل شمال کی جانب گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس علاقے میں شمالی کوریا کی فوجوں نے جو شدید حملہ کیا تھا اسے روکنے کے لئے جنوبی کوریا کی فوجیں امریکی ہوائی جہازوں اور بحری بیڑے کے جنگی جہازوں کی مدد سے متواتر جوابی حملے کر رہی ہیں۔ امریکہ کے جنگی جہازوں نے آج شمالی کوریا کے مورچوں پر "تابڑ توڑ" حملے کئے اور کوئلے برسا کر انہیں کافی نقصان پہنچایا۔ جنوبی کوریا کی میدانی فوج کے کمانڈر نے آج ایک خاص حکم نامہ جاری کیا ہے۔ جس میں تمام فوجوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضے سے نہ جانے دیں۔ اب پیچھے ہٹنے کا وقت نہیں بلکہ دشمن کو پیچھے دھکیلنے کا وقت ہے۔ شمالی کوریا والے دباؤ بڑھانے کی خاطر دس ہزار مزید دستے اور ٹینک بھیج رہے ہیں۔ ٹال مٹول سے وہ تنگ آ چکے ہیں۔ ان کی بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

درآمد و برآمد کی عام اجازت

لاہور ۲۸ اگست عوام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان نے مطبوعہ کتابوں رسالوں۔ سگریٹوں۔ جریدوں اور سبزیوں کے بیجوں کی پاکستان سے تجارت اور بھارت سے پاکستان بلا روک ٹوک درآمد برآمد کی اجازت دیدی ہے۔

(۴) ہندوستان اور پاکستان کے الگ الگ ہونے پر فسادات کے خطرے یا فسادات کے پھوٹ پڑنے پر اپنا وطن ترک کر کے پاکستان میں پناہ گزین ہوا ہو۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ۔ لاہور سے طبع کرا کر ۲۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوائف سندھ

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۱ اگست کو قریباً ایک بجے بعد دوپہر ناصر آباد پہنچے تھے۔ بیماری اور سفر کی کوفت کی وجہ سے اگرچہ حضور کی طبیعت ناساز تھی مگر پھر بھی حضور جمعہ کے لئے تشریف لائے اور خطبہ میں حضور نے احمدیت کی اس مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے جو آجکل لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اسباب پر خاص طور پر زور دیا کہ جماعت کو تبلیغ کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

۱۵ اگست کو حضور نے ناصر آباد اسٹیٹ کے حسابات کا معائنہ فرمایا ۱۶ اگست کو حضور کار پر فصل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ۱۷ اگست کو حضور نے پھر ناصر آباد کے حسابات ملاحظہ فرمائے۔ شام کو حضور ناصر آباد کی بقیہ فصل کا معائنہ فرمانے کے لئے ٹریکٹر پر تشریف لے گئے۔ ۱۸ اگست بروز جمعہ حضور نے ناصر آباد کی اراضی کی آئندہ فصل اور حسابات کے متعلق متعلقہ کارکنان کو ضروری ہدایات دیں۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سچائی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی کہ اسے اپنے تمام کاموں اور گفتگوؤں میں سچ سے کام لینا چاہیئے اور جھوٹ کا ایک شائبہ تک بھی ان کے اندر نہیں پایا جانا چاہیئے نماز جمعہ کے بعد ایک سندھی دوست نے بیعت کی۔ اس کے بعد باغ ناصر آباد کا حساب حضور نے ملاحظہ فرمایا۔

۱۹ اگست کو دس بجے صبح حضور اپنے اہل بیت اور خدام کے ہمراہ محمود آباد تشریف لے گئے۔

۲۰ اگست کو حضور نماز فجر کے بعد کار پر محمود آباد کی فصل واٹر کورس ۱ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حضور نے یونیورسل کمپنی کا حساب ملاحظہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے محمود آباد اسٹیٹ کے حسابات ملاحظہ فرمائے۔

۲۱ اگست کو حضور پھر بذریعہ کار محمود آباد کی بقیہ فصل دیکھنے کے لئے واٹر کورس ۱۰ و ۱۱ پر تشریف لے گئے۔ جہاں کار نہ جاسکتی تھی وہاں حضور نے گھوڑی پر سوار ہو کر معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے ایک اجلاس میں متعلقہ کارکنوں کو ناصر آباد اور محمود آباد کی زمینوں کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ نماز ظہر کے بعد یونیورسل کمپنی میرپور خاص دکنری کے حسابات حضور نے پھر ملاحظہ فرمائے۔ اور بعد نماز عصر حضور محمود آباد کی بقیہ فصل دیکھنے کے لئے بذریعہ کار تشریف لے گئے

۲۲ اگست کو ۱۱ بجے حضور بذریعہ کار محمود آباد سے احمد آباد روانہ ہو گئے۔

درخواست دعا

(۱) مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ کے متعلق بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف شدید بیمار ہیں۔ گو اب ان کی بیماری کی شدت میں قدرے کمی ہے۔ لیکن بیماری ایک خاص حالت پر پہنچ کر ٹھہر گئی ہے۔ تمام احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب اپنے دیرینہ مجاہد بھائی کی صحت کے لئے بخصوصیت سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ملک عمر علی)

۲- ۶ اگست کی شام کو والد محترم سلمہ اللہ تعالیٰ چک جھمرہ سے اپنے گاؤں کو آتے ہوئے ٹانگہ پر سے گر گئے اور چوٹیں آگئیں۔ ضربات کی تکلیف کے علاوہ اسہال کا عارضہ شروع ہو گیا جس سے غذا بعض اوقات صرف گلوکوز کی ایک قلیل مقدار رہ گئی۔ ۱۴ اگست کو بغرض علاج کی امید پر انہیں لائل پور لے آئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ صحابہ کرام اور دیگر تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ عاجز کے والد محترم کی مکمل صحت یابی اور لمبی و کامیاب عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ۔ واقف تحریک۔ معرفت میجر شریف احمد صاحب باجوہ

"..." لائل پور

۳ ستمبر

یوم سالانہ اجتماع ـــــ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ مگر چندہ کی رفتار بہت مدھم ہے۔ جس کی وجہ سے انتظامات میں دقت پیش آرہی ہے۔ چونکہ رقم کی فوری ضرورت ہے اسلئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۳ ستمبر بروز اتوار تمام مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے شہروں میں اس کے لئے اجتماعی کوشش کریں۔ جلسہ کرکے تمام خدام پر اجتماع کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شامل ہونے کی تلقین کی جائے اور اس کے بعد ہر خادم سے شرح مقررہ کے مطابق چندہ جمع کیا جائے۔ شرح حسب ذیل ہے۔

۷۵ روپے ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے	ایک روپیہ فی کس
۷۵ سے ۱۵۰ روپے " " " "	ڈیڑھ روپیہ "
۱۵۰ سے ۲۰۰ " " " "	دو روپیہ "

۲۰۰ یا اس سے زائد آمد رکھنے والے خادم سے ہر سو یا ہر سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید اس کے علاوہ ہر خادم سے ایک سیر آٹا لینا ضروری ہے۔ یہ آٹا بھی اسی روز اکٹھا کیا جائے۔ دور کی مجالس کو اجازت ہے کہ آٹا فروخت کرکے رقم مرکز میں بھجوا دیں۔ جسقدر رقم جمع ہو ۳ ستمبر کے فوراً بعد مرکز کو ارسال کر دی جائے

(مہتمم مال، خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ لاہور کی فوری توجہ کے لئے

حلقہ جات لاہور کے جملہ عہدیداران زعماء صاحبان کا فرض ہے کہ فوراً پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستوں کا جائزہ لے کر اس امر کا اطمینان کرلیں کہ ان کے حلقہ کے تمام احمدی افراد (مرد اور عورتیں) ووٹر بن چکے ہیں یا نہیں۔ جن افراد کا نام فہرست میں نہ ہو یا غلط شائع ہوا ہو۔ ان سے مطبوعہ فارم پر درخواستیں لکھوا کر ووٹ بنوائے جائیں۔ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۴ ستمبر ہے۔

ووٹروں کی فہرستیں اور مطبوعہ فارم ڈسٹرکٹ کورٹ کارپوریشن آفس، مسلم لیگ کے مرکزی دفتر اور مسلم لیگ کی برانچوں کے دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ووٹروں کی فہرستیں ڈسٹرکٹ کورٹ سے قیمتاً بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(قائد خدام الاحمدیہ لاہور)

انتخاب عہدیداران

جماعتوں کے عہدیداران کے انتخابات کی موجودہ معیاد یکم مئی ۱۹۵۰ء سے شروع ہوتی ہے اس سے پہلے عہدہ داروں کی میعاد تقرر ۳۰ اپریل کو ختم ہو جاتی ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے قبل از وقت متعدد اعلانات کے ذریعہ جماعتوں کو توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ وہ نئے انتخابات کرکے اس کی منظوری مرکز سے حاصل کرلیں۔ لیکن اب تک بہت سی جماعتوں نے اپنے انتخابات نہیں بھجوائے۔ ایسی جماعتوں کی یاددہانی کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ نئی میعاد کیلئے اپنے جملہ عہدیداران کے نئے انتخابات کرکے نظارت ہذا سے منظوری حاصل کرلیں۔ انتخابات سے متعلقہ قواعد ۲۶ مارچ ۵۰ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ انتخابات ان قواعد کے مطابق عمل میں لائے جائیں تاکہ نامکمل ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعتوں کو واپس نہ کرنے پڑیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

محمد اسمٰعیل صاحب کون ہیں؟

رسالہ مصباح جاری کرنے کے لئے ہمیں ایک صاحب محمد اسمٰعیل صاحب خریدار رسالہ "مصباح" نے ۵/- روپے ارسال کئے ہیں۔ انہوں نے اپنا مکمل پتہ نہیں لکھا ہمارے پاس اس نمبر اور اس نام کے کوئی خریدار نہیں۔ مہربانی فرما کر یہ صاحب جلد اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرمادیں (مدیرہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ)

الفضل مجریہ ۱۲ اگست ۵۰ء صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں ملک محمد شریف صاحب کا پتہ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح پتہ درج ذیل ہے۔ احباب درست کرلیں۔ } ملک محمد شریف صاحب اٹلی کا ایڈریس

M. S. Malik via. P. Bonaini No. 6 Firenze (ITALY)

(خاکسار محمد شفیع سلم واقف زندگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲۹ اگست ۱۹۵۰ء

صالح قیادت قائم کرنے کے دعویدار

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۵) معاصر "قاصد" اپنے نوٹ میں لکھتا ہے۔

"یہ رسالہ انگریزی عہد میں شائع ہوا۔ ہندوستان کے گوشے گوشے میں اسے پڑھا گیا۔ "مرزائیوں" نے اس رسالہ کو ضبط کرانے کی انتہائی کوشش کی (منہ)

خیر "گوشہ گوشہ میں پڑھا گیا" تو انشاء پردازی سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم صالحین "قاصد" سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی ان کو ذاتی علم ہے کہ "مرزائیوں" نے اس رسالہ کو ضبط کرانے کی کوشش کی یا محض بڑھا بھی لیتے ہیں کچھ زیب داستان کیلئے یہ جملہ بڑھا دیا گیا ہے تاکہ انگریزی عہد اور موجودہ عہد کا تضاد ذرا زیادہ مؤثر صورت میں پیش ہو جائے۔ کیا آپ اس کے لئے کوئی شہادت پیش کرسکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر کیا یہ محض شرارت نہیں ہے؟ اور ان بعض الظن اثم سے بھی بڑھ کر غیر صالحانہ فعل نہیں ہے؟

پھر اسی ضمن میں معاصر "قاصد" لکھتا ہے کہ

"نہ ہی ان کی (انگریزوں کی) رعایا کے دو فرقوں میں اس سے نفرت پھیلی"۔ غرض ہے کہ نفرت نہیں پھیلی تھی۔ تو کیا آپس میں محبت بڑھی تھی؟

بات اصل میں یہ ہے کہ انگریزوں کے عہد میں ایسے رسالوں کی کوئی وقعت ہی نہ تھی۔ انگریز کے ڈر سے تنگ نظر مودودی قسم کی ذہنیت کا ملّا اپنی اشتعال انگیزانہ تگ و دو کو جامۂ عمل پہنانے کا وہم بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت کئی تنگ دل ملاؤں اور خود ساختہ عائدین اسلام نے اس قسم کی تحریریں رسالوں اور اخباری مضامین کی صورت میں شائع کی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے بھی ایسی تحریروں کے جواب باصواب دیئے تھے۔ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ دنیا کے تمام لوگوں نے حکومت کابل کے اس ظالمانہ فعل کی پُرزور مذمت کی تھی۔ پھر اس وقت مولوی شبیر احمد صاحب کی وہ پوزیشن بھی نہ تھی۔ جو بعد میں مسلم لیگ کی شمولیت کی وجہ سے ان کو حاصل ہوئی۔ اس لئے آپ کا یہ رسالہ بیسیوں اس قسم کے رسالوں میں کوئی خاص وقعت نہیں رکھتا تھا۔ اس لئے سلسلہ احمدیہ کو اسے خاص طور پر ضبط کروانے کی کوشش کی چنداں ضرورت ہی نہ تھی۔

پھر معاصر "قاصد" کے صالحین کو اچھی طرح معلوم ہے کہ خود مودودی صاحب نے بھی اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں اس موضوع پر مقالہ شائع کیا تھا۔ اور باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل نہیں بیان ہوئی۔ محض چند روایتوں سے غلط استنباط کرکے وہی نتیجہ برآمد کیا تھا۔ جو مولوی شبیر احمد صاحب نے رسالہ "الشہاب" میں کیا ہے۔ کیا احمدیوں نے مودودی صاحب کے مضمون کو ضبط کرانے کی کوشش کی؟ اس کا تو براہ راست علم آپ کو ہونا چاہیئے یقیناً احمدیوں نے اس مضمون کو ضبط کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس لئے آپ کے ظن کے لئے بھی کوئی بنیاد نہیں رہتی۔ اب معاصر "قاصد" کا یہ کہنا کہ "احمدیوں نے مولوی صاحب کے رسالہ کو ضبط کرانے کی انتہائی کوشش کی" سوائے شرارت کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا اس کا نام صالحیت سمجھیں؟

(۶) معاصر "قاصد" اس نوٹ میں محض اپنی صالحیت کے اظہار کے لئے مولانا شبیر احمد صاحب کا نام بھی لیتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مودودی صاحب اور ان کے دوست مولانا کے چکیدہ قلم کے نقطہ نقطہ پر اپنی جان چھڑکنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ لیکن جب مولانا شبیر احمد صاحب مسلم لیگ کے نام پر اپیل کرتے تھے۔ تو آپ مسلم لیگ کے تمام کاروبار ہی کو کافرانہ کاروبار سمجھتے تھے۔ اگر مولانا شبیر احمد کی تحریریں اتنی جید اور عالمانہ اور مصلحانہ ہوتی ہیں۔ تو آپ نے اس وقت ان کی اپیلوں پر کیوں نہ کان دھرے اور کیوں ان کو غیر اسلامی قرار دے کر مسلم لیگ کا بائیکاٹ کئے رکھا۔ اور مسلمانوں کے کاز کو سخت نقصان پہونچانے کی کوشش کی؟ کیا مودودی صاحب اور ان کے ہوا خواہوں کی یہی صالحانہ روش ہے جس کے بل بوتے پر آپ پاکستان میں خوارج قدیم کی طرح "صالح قیادت" کا فتنہ برپا کررہے ہیں؟

(۷) معاصر "قاصد" لکھتا ہے۔

"اگر اسلامی توضیح کرنے والی کتاب کا پاکستان میں بھی حشر ہوا جو مولانا عثمانی کی کتاب کا ہوا۔ تو پھر ایک دن قرآن و حدیث بھی ضبط کئے جاسکتے ہیں۔ جن میں ہز میجسٹی کی رعایا کے ایک حصہ یعنی کفار اور مشرکین کے خلاف نہایت سخت باتیں کہی گئی ہیں۔"

یہ پیرایۂ اشتعال انگیزی صاف صاف قطری احراری ہی کی چغلی کھا رہا ہے۔ دراصل یہ بات معاصر "قاصد" کے شذرہ نویس نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے احراری ریزولیوشن سے لی ہے۔ جو "قاصد" کی اسی اشاعت میں بڑے طمطراق سے شائع کیا گیا ہے۔ صرف ذرا صورت بدل گئی ہے۔

اس سے دراصل معاصر "قاصد" رسالہ "الشہاب" کے موضوع کو چھپانا چاہتا ہے۔ جو یہ ہے کہ احمدی مرتد ہیں۔ اور اسلامی حکومت ان کو صرف اس جرم کے لئے قتل کرا سکتی ہے۔ پاکستان میں اس وقت مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اور مودودی صاحب اور ان کے ہوا خواہوں کے نزدیک قرارداد مقاصد پاس کرکے ریاست نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اور مسلمان ہوچکی ہے ظاہر ہے کہ ایسی کتاب جس میں قرآن کریم کی آیات احادیث اور اقوال سے نہایت غلط استدلال کرکے مندرجہ بالا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ اگر پاکستان میں از سر نو شائع کی جاتی ہے۔ تو اس کا صرف ایک ہی مطلب ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو اکسایا جائے۔ کہ وہ حکومت سے مطالبہ کریں کہ احمدیوں کو مرتد قرار دے کر قتل کیا جائے۔ اور دوسری طرف عوام کو برانگیختہ کیا جائے۔ کہ اگر حکومت کوئی اقدام نہیں کرتی۔ تو وہ خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر شریعت اسلامیہ کی شان دنیا میں قائم کریں۔

اس حقیقت کو چھپا کر معاصر "قاصد" عوام کو بھڑکانے کے لئے گویا کہتا ہے کہ مولانا عثمانی کی کتاب میں تو وہ کچھ ہے ہی نہیں۔ جو کچھ قرآن کریم میں کفار اور مشرکین کے لئے کہا گیا ہے۔ معاصر "قاصد" ہمیں بتائے کہ کفار اور مشرکین کو قرآن کریم میں کہاں محض ان کے خالص کفر اور خالص شرک کے لئے واجب القتل ٹھہرایا گیا ہے نیز وہ اتنا ہی ثابت کردے کہ قرآن کریم میں خالص ارتداد کی سزا قتل ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ قیامت تک ایسا نہیں کرسکتا۔ پھر کیا اس کی صالحیت کا یہی تقاضا ہے کہ وہ سراسر جھوٹا بہتان قرآن کریم پر باندھے کہ اس میں کفار اور مشرکین کے خلاف رسالہ "الشہاب" سے بھی زیادہ سخت باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) خدا اس "صالح قیادت" سے پناہ میں رکھے جس کا مودودی صاحب اس غریب ملک پر ٹھونسنے کا ادعا کررہے ہیں (باقی)

اعلان معافی

محمد عبداللہ صاحب قادیانی برادر مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی مولوی فاضل حال وارد صابو محال (؟) فیروز کے ناگرے ضلع سیالکوٹ کو حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بعض وجوہات کی بناء پر عرصہ ہوا خارج از قادیان کی سزا دی گئی تھی۔ ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت و رحم انہیں معاف فرما دیا ہے۔ (ناظر امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ)

اپنے صحیح ایڈریس سے اطلاع دیں

اواخر اپریل میں کسی عورت نے اپنا نام فرزانہ ظاہر کرتے ہوئے ایک شکایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی تھی۔ وہ شکایت دفتر ہذا میں پہنچی ہے۔ پیشتر اس کے کہ اس شکایت کی کوئی تحقیق کی جائے مکرمہ فرزانہ صاحبہ کو اپنے صحیح نام اور مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو اطلاع دینی چاہیئے۔ ورنہ اس شکایت کو گمنام قرار دے کر تلف کردیا جائے گا۔

مکرمہ فرزانہ صاحبہ کے خط کے ایک فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخبار الفضل ان کے مطالعہ میں آتا ہے اس لئے اگر ان کی شکایت بے بنیاد نہیں اور اگر واقعی درحقیقت کوئی وجہ رکھتی ہے تو موجودہ اعلان کے جواب میں ان کو فوراً ہمیں خط لکھنا چاہیئے۔ میں اس خط کی انتظار ۲۰ ستمبر تک کروں گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔

چک ۱۳۳ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا — پریذیڈنٹ — ملک غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال — حافظ احمد علی صاحب

نارووال ضلع سیالکوٹ — صدر — مولوی محمد عبداللہ صاحب
سیکرٹری مال — محمد یعقوب صاحب
سیکرٹری تبلیغ — حکیم عنایت اللہ صاحب عبدالحق (؟)
سیکرٹری وصایا — مولوی محمد عبداللہ صاحب
آڈیٹر — منشی رحمت اللہ صاحب

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

آقائے نامدار سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو گئی

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

(مندرجہ ذیل مضمون مرکز سلسلہ کی طرف سے بصورت ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ احباب اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء

(مشکوٰۃ) ترجمہ۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد مگر ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

ان علماء میں سے جن کا اوپر ذکر ہوا لال حسین اختر اور ان کے ہم جنس مولویوں کے جھوٹوں کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

ساہیوال ضلع سرگودہا اور دیگر جلسوں میں انہوں نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف مندرجہ ذیل باتیں منسوب کیں۔ جن کا ایک ایک لفظ جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۔ لال حسین اختر نے بار بار کہا کہ "حضرت مرزا صاحب کے نزدیک ایک شخص جو قوم کا چوہڑا ہو۔ اور مسلمانوں کی دو وقت گھروں کی گندی نالیاں صاف کرتا ہو ان کی نجاست اٹھاتا ہو۔ ایک دو دفعہ چوری میں پکڑا بھی گیا ہو۔ اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو چکا ہو۔ مردار کھاتا ہو اور گوہ اٹھاتا ہو وہ بھی نبی ہو سکتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز ایسا نہیں کہا بلکہ اس کے برخلاف یہ فرمایا ہے کہ ایسا شخص ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ ہو حضور کی اصل عبارت۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں کے لئے یہ ایک فوق العادت ٹھوکر کی جگہ ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو پشت در پشت رذیل چلا آتا ہے۔ اور لوگوں کی نظر میں وہ نہ صرف نیچ ہے بلکہ اس کا باپ دادا اور پڑدادا اور جہاں تک معلوم ہے قوم کے نیچ ہیں۔ اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مولیشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر لوگوں سے اس کی اطاعت کرائی جائے۔ تو بلا شبہ اس کی اطاعت سے کراہت کریں گے۔ کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کے لئے ایک طبعی امر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا قدیم قانون اور سنت یہی ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کو منصب دعوت نبوت پر مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان سے ہوں اور ذاتی طور پر بھی چال چلن اچھے رکھتے ہوں" (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۹۳۸ء)

جھوٹ نمبر ۲۔ لال حسین اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف (نعوذ باللہ) یہ گندے الفاظ بھی منسوب کئے ہیں کہ گویا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گوہ کا ڈھیر ہیں (نقل کفر کفر نباشد) اس کلمۂ کفر کے دہرانے سے ہم خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ مگر چونکہ لال حسین اختر کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ اس لئے اصل حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز ایسا نہیں لکھا۔ بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی غایت درجہ تعریف کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسےٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۸)

لال حسین اختر نے نہایت دیدہ دلیری سے بات کو بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی اسلام کا مقابلہ ان مشرکانہ خیالات سے کیا ہے۔ جو بعض غالی شیعوں میں اب بھی موجود ہیں اور اس تعلق میں حضور فرماتے ہیں کہ اسلام کے پاکیزہ اصول کستوری کی طرح خوشبودار ہیں۔ اور ان کے بالمقابل ان غالی شیعوں میں جو خیالات رائج ہو چکے ہیں وہ ایک قسم کی نجاست ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حضور کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

جعلتم حسیناً افضل الرسل کلھم
وجرتم حدود الصدق واللہ ینظر
وعند النوائب والاذیٰ تذکرونہ
کأن حسیناً ربکم یا مزوّر
وخرت لہ احبارکم مثل ساجد
فما جرم قوم اشرکوا او تنصروا
نسیتم جلال اللہ والمجد العلی
وما ورد کم الا الحسین اتنکر
فھذا علی الاسلام احدی المصائب
لدی نفحات المسک قذر مقنطر

ان اشعار میں غالی شیعوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ان سے کہا گیا ہے تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرایا۔ اور سچائی کی حدوں سے آگے گزر گئے۔ اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اس کا نام لیتے ہو۔ گویا حسین تمہارا رب ہے۔ اور تمہارے مولوی سجدہ کرنے والوں کی طرح اس کے آگے گر گئے۔ اب اگر تمہارے جیسے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو پھر مشرکوں اور عیسائیوں کا کیا گناہ ہے۔ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور اب تمہارا وظیفہ صرف "حسین" رہ گیا ہے۔ کیا تم انکار کر سکتے ہو۔ کہ یہ تمہاری حالت نہیں؟ اسلام کی مصیبتوں میں سے یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ کہ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (اعجاز احمدی)

اب ان اشعار کا غور سے مطالعہ فرمائیں کیا یہ بات واضح نہیں کہ یہاں پاکیزہ اصول اسلامی کا مقابلہ مشرکانہ خیالات سے ایک تشبیہ اور مثال سے کیا گیا ہے حضرت امام حسینؓ کی شخصیت زیر بحث نہیں۔ مگر لال حسین اختر کو یہ شوق ہے کہ وہ حضرت امام حسینؓ کی طرف گندے الفاظ منسوب کرے۔ ہمارے نزدیک وہ زبان نہایت ہی ناپاک ہے۔ اور وہ دل نہایت ہی گندہ ہے۔ جو ایسے الفاظ کو بار بار اپنی زبان سے نکالتا۔ اور اپنی اس فحش گوئی کا بغیر شرم و حیا کے لوگوں میں اعلان کرتا پھرتا ہے۔ اور کوئی غیرت مند اتنی جرأت نہیں کرتا کہ اس کو روکے۔ بات کو بگاڑ کر پیش کرنا کہاں کا تقوےٰ ہے؟

جھوٹ نمبر ۳۔ لال حسین اختر نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو بھڑکانے کی غرض سے بار بار یہ کہا ہے کہ "مرزا صاحب نے مسلمانوں کو جنگل کے سؤر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بڑھ کر کہا ہے۔ بلکہ ذریۃ البغایا یعنی کنجنیوں کی اولاد تک قرار دیا ہے۔"

لعنت اللہ علی الکاذبین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو ہرگز ان الفاظ سے یاد نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف ان علماء سوء کے حق میں یہ فقرے کہے ہیں۔ جن کے متعلق حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء (مشکوٰۃ) ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس جنس بدگہر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ

جعل منھم القردۃ والخنازیر
وعبد الطاغوت اولئک شر
مکاناً واضل عن سواء السبیل

(سورۂ مائدہ)

یعنے دین کی باتوں پر ہنسی اڑانے والے بندر اور سؤر ہیں۔ اور یہ بدترین لوگ ہیں۔ اور اس بدقماش ٹولے کا ذکر قرآن کریم میں دوسری جگہ یوں فرمایا ہے

عتل بعد ذالک زنیم (سورہ القلم)

کہ ایسے لوگ جنس حلال نہیں۔ جو لوگ اصل و نسل کے شریف ہوتے ہیں۔ ان کی زبان پاک گفتار پاک عزت و وقار کی دستار ان کو زینت ہوتی ہے۔ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً وہ لغویات سے شرفا کی طرح کنارہ کشی کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخاطب صرف اس قماش کے بدفطرت لوگ ہیں۔ جنہوں نے فحش گالیاں دینے میں شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر اپنی زبانوں کو گندہ کیا ہے۔ نہ کہ شریف علماء اور قابل عزت راہنما اور شرفا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ہم صلحاء علماء اور مہذب شرفا کی ہتک سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں میں سے یا آریوں میں سے ہمارے نزدیک سب قابل عزت ہیں۔ بلکہ ہمیں تو ان کے بیوقوفوں سے بھی واسطہ نہیں۔ ہمارے مخاطب تو صرف وہ لوگ ہیں جو اپنی بدزبانی اور گندہ دہانی کی وجہ سے مشہور ہو چکے ہیں۔ ورنہ جو لوگ نیک ہیں۔ اور بدزبان نہیں ہم ان کا ذکر ہمیشہ ہی بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں بلکہ بھائیوں کی طرح ان سے محبت کرتے ہیں ... پس حاصل کلام یہ ہے کہ ہم نے مذمت ان ہی لوگوں کی کی ہے۔ جو اعلانیہ بدی کرتے ہیں اور بازاری عورتوں کی طرح ہر قسم کی ناپاکی اور خباثت پر دلیر ہیں۔"

(لجۃ النور صفحہ ۶۷ تا ۶۹ ترجمہ عربی عبارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

یعنی میری جان اور میرا دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔ اور میں آل محمد کے کوچہ کی خاک کے قربان ہوں

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف

جماعت احمدیہ اور مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت یا سوسائٹی نہیں بلکہ یہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ جس کی بنیاد اللہ تعالےٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کی ہے۔ اس کا مقصد اللہ تعالےٰ کے آخری پیغام یعنی قرآن مجید کو دنیا میں پھیلانا اور اس کی توحید کو قائم کرنا ہے اور اسلام کو فلسفیت اور دہریت اور الحاد کے حملوں سے بچانا ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی تصنیف الوصیت میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں. توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

جماعت احمدیہ اپنی حقیقی غرض کے پیش نظر اگرچہ سیاسیات میں دخل نہیں دیتی لیکن ... موجودہ نظام میں رہتے ہوئے جہاں تک قومی زندگی اور جماعتی بقاء کا سوال ہے۔ اسے دخل دینا پڑتا ہے ... مگر اس دخل کو صرف اپنی جماعت تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ جہاں بھی مسلمانوں کو کسی مصیبت میں گرفتار دیکھا ان کی مدد کے لئے پہنچی اور نہ صرف مدد کے لئے پہنچی بلکہ بحفاظت تمام انہیں ان خطرات سے محفوظ کیا۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانوں نے اس سے جو سلوک روا رکھا وہ سب پر عیاں ہے چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کے سلوک کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ؎

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز
دیں طرفہ تر کہ من بگمان تو کافرم

یعنی اے عزیز میری جان تو اس غم سے پگھل رہی ہے کہ تجھے امن اور ایمان نصیب ہو اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اس پر بھی تیرے گمان میں کافر ہوں۔

لیکن باوجود اس سلوک کے بھی آپ نے ان کی طرف سے جیسا کہ عام قاعدہ ہے منہ نہیں موڑا بلکہ فرمایا ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حبِ پیمبرم

یعنی اے دل تو ان لوگوں کی خاطر ملحوظ رکھ کہ آخر یہ میرے محبوب اور میرے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں۔

جماعت احمدیہ اپنے بانی کے ان الفاظ کے پیش نظر ہمیشہ مسلمانوں کے آڑے وقت کام آتی رہی۔ موجودہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۲۷ء میں شملہ میں لیکچر دیتے ہوئے اس حقیقت کا واضح الفاظ میں ذکر کیا کہ۔

"خدا تعالےٰ نے میرے دل میں اسلام کے لئے درد دیا ہے اور مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر مجھے جو تکلیف ہوتی ہے خدا تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا"

چنانچہ جب کبھی بھی مسلمانوں کے مفاد کو کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا احتمال ہوا جماعت احمدیہ نے حتی الامکان اس کی تلافی کی کوشش کی۔

انگریزوں کے پنجاب پر قبضہ کر لینے کے بعد جب مسلمان علماء نے فتاوی شائع کر کے مسلمانوں کو انگریزی کی تعلیم سے روک دیا۔ تو مسلمان اپنی نادانی کی وجہ سے اپنی حریف قوم سے سیاسی طور پر صدیوں پیچھے رہ گئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے اس وقت بھی مسلمانوں کی اس طور خدمت کی کہ اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے لکھا کہ:۔

"اے قیصرہ میں آپ کو للہ نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو آپ کی مملکت میں ایک خصوصیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے کہ مسلمانوں پر خاص نظرِ عنایت رکھیں اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں اور ان کی تالیف قلب کریں اور اپنے اکثر مقرب وزراء انہیں میں سے بنائیں"

نیز فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان کا ملک دیا ہے جہاں وہ ایک ہزار سال تک حکومت کر چکے ہیں۔ اور انہیں اس ملک میں ایک خاص شان حاصل تھی اور وہ ہندوؤں پر حاکم رہے ہیں پس آپ کے لئے یہی مناسب ہے کہ آپ ان سے عزت کا معاملہ کریں۔ اور بڑے بڑے مناصب اور عہدے ان کے سپرد کریں"

اس کے بعد ۱۹۱۹ء میں معاہدہ ورسائی کے ماتحت جب ترکوں سے بہت سا علاقہ لے لیا گیا۔ اور مسلمانوں نے تحریک خلافت کو جاری کیا۔ تو جماعت احمدیہ اور اس کے امام نے نہایت نیک نیتی سے حکومت اور عوام کو صحیح مشورے دئیے اور لکھا کہ۔

"یقیناً ترکوں سے وہ سلوک نہیں کیا گیا جو دوسری مسیحی حکومتوں سے کیا گیا۔ ترک مجرم ہی سہی لیکن وہ اتنا مجرم نہ تھا جتنا کہ جرمن۔ لیکن جرمنی سے جو سلوک روا رکھا گیا اس قدر سلوک بھی ترک سے نہیں کیا گیا۔ اور یہ عمل ان اعلانوں کے باوجود ہوا ہے جو اس سے پہلے شائع کئے جا چکے تھے۔ اور جن میں اس کے بالکل برعکس فیصلہ کی امید دلائی جاتی تھی"

(ترک موالات و احکام اسلام ص۳۲)

پھر اسی سال جب انگریزی حکومت کو طاغوت کی حکومت قرار دے کر مسلمانوں کو علماء نے ہندوستان سے ہجرت کا فتوی دیدیا تو اس پر بھی امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کی صحیح راہنمائی کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنی تالیف "معاہدہ ترکیہ" میں اس ہجرت کے متعلق لکھا کہ۔

"اول تو شرعاً یہ موقعہ ہجرت کا ہے نہیں۔ دوم اگر خلاف شریعت ہجرت کی بھی تھی تو اس کے سامان چونکہ آپ کے پاس نہیں ہیں اس لئے نقصان ہو گا اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ ملے گا۔ پھر افغانستان میں گنجائش بھی نہیں ہو گی"

پس جماعت احمدیہ نے حتی الامکان مسلمانوں کو اس نقصانِ عظیم کے برداشت کرنے سے (جس کو بعد میں انہوں نے برداشت کیا) روکا اور مسلمانوں کی ایک بڑی خدمت کرنی چاہی لیکن افسوس انہوں نے ٹھوکر کھائے بغیر اس صحیح مشورہ پر عمل نہ کیا اور قسم قسم کے مصائب برداشت کرتے ہوئے واپس اپنے وطنوں کو لوٹے۔

پھر ۱۹۲۰ء میں جب کانگرس نے عدم تعاون کی تحریک شروع کی اور مسلمان اپنے نام نہاد زعماء کے فتووں پر عمل کرتے ہوئے کانگرس کے ساتھ شریک ہو گئے۔ تو امام جماعت احمدیہ نے پھر انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک کتاب "ترک موالات اور احکام اسلام" لکھی۔ جس میں قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا کہ یہ تحریک خالص غیر اسلامی تحریک ہے۔ بالآخر ہندوؤں نے تو اپنے لیڈروں کے مشوروں کو پس پشت ڈال کر کونسلوں میں نشستیں حاصل کر لیں لیکن مولویوں نے شرعی فتوے دے کر اسلام کو بدنام کیا۔ اور بالآخر مسلمانوں کو وہی کرنا پڑا جس کا امام جماعت احمدیہ نے ان کو مشورہ دیا تھا۔ لیکن بعد از ہزار خواری۔۔

پھر ۱۹۲۳ء میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو سیاسی طور پر ان کی تعداد کو کم کر کے شکست دینے کی نیت سے تحریک شدھی جاری کی اور یو۔پی کے ملکانہ راجپوت مسلمانوں کو ہزاروں کی تعداد میں مرتد کر کے ہندو مذہب میں داخل کر لیا۔ فتنہ شدھی کے روکنے میں بھی جماعت۔ احمدیہ نے جو خدمت مسلمانوں کی کی وہ اپنی زبان سے نہیں بلکہ آپ کے اپنے بھائیوں اور غیروں کی قلم سے ملاحظہ ہو۔

(۱) زمیندار ۸ر اپریل ۱۹۲۳ء لکھتا ہے:۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص۔ ایثار جس جوش اور ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان ان پر فخر کرے"

(۲) شیخ نیاز علی صاحب وکیل ہائیکورٹ لاہور نے زمیندار ۲۴ر جون ۱۹۲۳ء میں لکھا:۔

"جو حالات فتنۂ ارتداد کے بذریعہ اخبارات علم میں آ چکے ہیں ان سے واضح ہے کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار اور کمربستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آ رہا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے. جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی ہے"

(۳) اخبار درنجف نے لکھا:۔

"احمدی جماعت قادیان کی خالص اسلامی خدمات کا اعتراف نہ کرنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے ...... اگر قادیانی جماعت کا نصب العین اس سے احمدیہ تبلیغ ہے اور وہ دین خدا کی خدمت کر کے مسلمانان عالم پر اپنا اثر ڈالنا چاہتی ہے تو بسم اللہ چشم ما روشن دل ما شاد کیونکہ ان کا آخری نتیجہ ہو گا خدمات اسلام کا۔ پس ہر ایک ہمدرد ملت بیضاء کو اس امر کا حریص ہونا چاہیئے جس کا یہ نتیجہ ہے"

(درنجف ۱۸ر اکتوبر ۱۹۲۳ء)

(باقی)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواب شاہ

جماعت احمدیہ نے بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۸ ر جولائی ۱۳۲۹ ھش ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ اور اسی طرح کچھ نقدی بھی غربا میں تقسیم کی گئی۔

اس کے علاوہ تمام جماعت انفرادی اور اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کر رہی ہے

(محمد ظفر اللہ خاں سیکرٹری امور عامہ نواب شاہ (سندھ)

خدام الاحمدیہ ادرحمہ

ہماری جماعت کے خدام نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتیابی کے لئے ایک عدد چھترا ذبح کر کے غربا میں تقسیم کیا۔ اور اجتماعی طور پر دعا بھی کی گئی

محمد عبداللہ خزانچی خدام الاحمدیہ ادرحمہ

احمد پور شرقیہ

ایک بکرا ذبح کیا گیا۔ غربا میں نقدی تقسیم کی گئی اور اجتماعی طور پر بکثرت دعائیں کی گئیں اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(چوہدری) رحمت اللہ آڑھتی احمد پور شرقیہ

منڈی بہاء الدین

مورخہ ۲۷/ ۸ بروز جمعرات اجتماعی طور پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے جماعت نے دعا کی اور ایک بکرا ذبح کر کے غربا میں صدقہ کے طور پر تقسیم کیا گیا

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین)

نوشہرہ چھاؤنی

نہایت کرب اور درد سے جہاں فرداً فرداً دعائیں کیں وہاں اجتماعی دعائیں بھی کیں۔ ایک بکرا ۲۷/ ۸ کو بروز جمعرات ذبح کیا گیا۔ اور گوشت صدقہ غربا اور مساکین میں تقسیم کیا گیا

(احمد حسین قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

الہ آباد بہاولپور

بتاریخ ۵ ر اگست کو ایک مینڈھا سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے صدقہ دیا گیا۔ گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔ ہر جمعہ مجموعی طور پر سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ کی درازی عمر و صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی جاتی ہے۔

خاکسار ملک حسن محمد قادیانی حال الہ آباد ریاست بہاولپور

گولیکی ضلع گجرات

جماعت احمدیہ گولیکی نے ایک بکرا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے سلسلہ میں قربانی کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ (۲) لجنہ اماء اللہ گولیکی نے دو دفعہ کھانا پکا کر غربا میں تقسیم کیا۔ (۳) نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہر نماز میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

(شبیر عالم بی اے۔ گولیکی)

دودھ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تندرستی کے لئے دعاؤں کا خاص ہفتہ منایا اور ایک بکرا صدقہ کے طور پر دیا۔ انفرادی طور پر بھی دعاؤں میں باقاعدہ مشغول ہیں۔

خادم بہادر خاں آنریری سیکرٹری جماعت احمدیہ دودھ سرگودھا

دنیا پور

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت و درازی عمر کے لئے دعا جماعتی طور پر کی گئی ہے اور حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ جو کہ غربا میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(شیخ محمد … پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دنیا پور۔ ضلع ملتان)

ناصر آباد

حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے روزانہ نماز مغرب کے وقت اجتماعی دعا کی جاتی ہے اور چار بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غربا میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک بکرا صاحبزادہ میاں انور احمد صاحب اور عملہ باغ کی طرف سے اور ایک بکرا لجنہ اماء اللہ ناصر آباد اسٹیٹ کی طرف سے اور دو بکرے عملہ اسٹیٹ اور احمدی مزارعین کی طرف سے تھے۔

خاکسار ماسٹر فضل دین سیکرٹری جماعت احمدیہ

سنگاپور

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ حضور کی بیماری کے متعلق پڑھ کر تمام دوستوں کو بہت فکر لاحق ہوئی تمام احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کر رہے ہیں اور روزے بھی رکھ رہے ہیں۔ بعض احباب صدقات وغیرہ بھی دے رہے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

پاکستان کے شعبۂ قانون کی سرگرمیاں

گذشتہ سال ۹ بل تیار کر کے مجلس دستور ساز میں پیش کئے گئے جنہوں نے منظوری کے بعد قانون کی شکل اختیار کی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں دو بار ترمیم کی گئی۔ قانون فوجداری میں مراعات کی منسوخی عمل میں آئی۔ فیڈرل کورٹ آف پاکستان کی تشکیل کے علاوہ اس کے دائرہ اختیار میں ترمیم کی گئی۔ دیوانی اور فوجداری معاملات کی اپیلوں کی پریوی کونسل میں سماعت کا سلسلہ ختم کیا گیا ہے۔ اب یہ سب اپیلیں فیڈرل کورٹ میں سنی جاتی ہیں۔ جو ملک کی عدالت عالیہ ہے۔

شعبہ قانون کا کام پاکستان کو قانونی مسائل پر مرکزی حکومت کو مشورہ دینا۔ قوانین۔ آرڈیننسوں اور ضوابط کے مسودے تیار کرنا اور حکومت کی کارروائیوں کو وفاقی مجلس مقننہ کے سامنے پیش کرنے کا انتظام کرنا ہے۔ پاکستان کا فیڈرل کورٹ۔ "انکم ٹیکس کی عدالت مرافعہ"۔ اور پاکستان قانون فوجداری میں ترمیم کے قانون مجریہ ۱۹۴۸ء اور ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے قانون مجریہ ۱۹۴۸ء کے تحت مقرر کردہ اسپیشل جج بھی اس کے زیر انتظام ہیں۔

گذشتہ سال ۱۹۴۹ء ۹ بل تیار کر کے مجلس دستور ساز میں پیش کئے گئے جو منظوری کے بعد قانون بن گئے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں دو بار ترمیم کی گئی۔ ایک مرتبہ حق رائے دہی بالغان کی بنا پر پنجاب کی مجلس قانون ساز کے انتخابات کے لئے اور دوسری بار مجلس قانون ساز سندھ میں نشستوں کی تعداد میں اضافہ کے لئے۔ چند دیگر قوانین بھی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ پاکستان کے قانون فوجداری میں یورپ اور افریقہ کے باشندوں پر مقدمہ چلانے اور جیل میں رکھنے کے سلسلے میں امتیازات روا رکھے گئے تھے۔ جو قانون فوجداری امتیازی مراعات کی تنسیخ مجریہ ۱۹۴۹ء کے ذریعہ منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ فیڈرل کورٹ دائرہ اختیار کی توسیع ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء اور پریوی کونسل دائرہ اختیار کی موقوفی) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۰ء دو اور اہم قوانین ہیں۔ جن کے تحت فیڈرل کورٹ کے دائرہ اختیار میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اور دیوانی اور فوجداری معاملات کی اپیلوں کی پریوی کونسل میں سماعت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اب اپیلیں فیڈرل کورٹ میں سنی جاتی ہیں جو ملک کی عدالت عالیہ ہے۔

فیڈرل کورٹ

فیڈرل کورٹ کے لئے اتنے جج مقرر کئے گئے ہیں جتنے کہ ایک عدالت کی تشکیل کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ آنریبل سر عبد الرشید کو چیف جسٹس اور آنریبل مسٹر جسٹس محمد اکرم اور آنریبل سر عبد الرحمن کو عدالت کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ یکم مئی ۱۹۵۰ء سے فیڈرل کورٹ پاکستان میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے۔ ڈگری یا حکم کے متعلق اپیلیں یا معروضات سننے جن میں فوجداری معاملات کی اپیلیں یا معروضات بھی شامل ہیں کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ عدالت نے قوانین بنائے ہیں۔ جو ۲ مارچ ۱۹۵۰ء سے نافذ ہو گئے ہیں۔ یہ قوانین جامع نوعیت کے حامل اور عدالت کی کارروائیوں۔ نیز طریقہ کار کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ عدالت کراچی میں قائم ہے۔ لیکن چیف جسٹس پاکستان گورنر جنرل کی منظوری سے اس کے اجلاس وقتاً فوقتاً کسی دیگر مقام یا مقامات پر منعقد کر سکتا ہے۔ چنانچہ انتظامی وجوہ کی بناء پر عدالت کو سر دست لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ قوانین میں اس امر کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ کوئی فریق اپنی فیڈرل کورٹ کی اپیلوں کو متعلقہ ہائی کورٹ ہی میں سوائڈ کر سکتا ہے۔

گورنر جنرل کی طرف سے قوانین کی منظوری کے بعد عدالت نے مئی ۱۹۵۰ء کے آغاز سے اپنے اجلاس باقاعدہ طور پر منعقد کرنے شروع کر دیئے۔ مختلف ہائی کورٹوں کی طرف سے پریوی کونسل میں جانے والی متعدد اپیلیں جن کے ریکارڈ یکم فروری ۱۹۵۰ء تک پریوی کونسل میں نہ پہنچ سکے تھے۔ دائرہ اختیار کی توسیع کے قانون مجریہ ۱۹۴۹ء کے تحت فیڈرل کورٹ کو منتقل ہو گئی ہیں۔ اور اب فیڈرل کورٹ ان کی سماعت اور ان کا فیصلہ کرے گا۔ ان اپیلوں کے علاوہ فوجداری کے متعلق متعدد معروضات اور اپیلیں بھی جن کا فیصلہ جوڈیشل کمیٹی ۱۹۵۰ء ایسٹر کے اجلاسوں میں نہ کر پائی تھی۔ پریوی کونسل (دائرہ اختیار کی موقوفی) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۰ء کے تحت فیڈرل کورٹ کو منتقل ہو جائے گی۔ پہلے مہینے میں تقریباً ایک درجن اپیلیں اور … اپیلوں کے لئے اجازت کی درخواستیں داخل کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ مقدمات کا سلسلہ اسی رفتار سے جاری رہا۔ تو عنقریب عدالت میں کافی مقدمات جمع ہو جائیں گے۔

پاکستان کا رجسٹر قوانین

غیر ممالک میں عدالتی کارروائیوں کے لئے جو معاہدے ہوتے ہیں یہ شعبہ ان سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ گذشتہ سال سمنوں کی تعمیل اور دیگر عدالتی کارروائیوں کے لئے حکومت ہند سے باہمی طور پر دو معاہدے ہوئے ہیں۔ تقسیم کے بعد پاکستان کے قانون کے رجسٹر پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ اور مرکزی قوانین کی طباعت کا کام جاری ہے۔ جو تقریباً بارہ جلدوں پر مشتمل ہوں گے۔ امید ہے کہ طباعت کا کام ۱۹۵۱ء کے آخر تک ہو جائیگا۔ اور تمام مرکزی قوانین مکمل شکل میں سوائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلنے لگیں گے۔

"انکم ٹیکس کی عدالت مرافعہ" دو ممبروں جوڈیشل ممبر خان بہادر سید علی خاں بی۔ ایل جو ٹریبونل کے صدر بھی ہیں۔ اور اکاؤنٹنٹ ممبر مسٹر ایس زمان بی۔ اے۔ اے۔ سی۔ اے پر مشتمل ہے۔ ٹریبونل کا صدر دفتر لاہور میں ہے لیکن اس نے انکم ٹیکس کی اپیلیں سننے کے لئے صوبوں کے صدر مقامات کراچی۔ چٹاگانگ اور ڈھاکہ کا دورہ کیا ہے۔ چونکہ پاکستان میں حالات معمول پر آرہے ہیں اس لئے ٹریبونل کا کام بڑھ رہا ہے۔

ولادت

۱۳ اگست ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے سید مسعود احمد شاہ بخاری کو جناح ہسپتال کراچی میں دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی عمر۔ صحت۔ اقبال اور دینی دنیوی ترقی کے واسطے دعا فرمائیں۔ (سید غلام حسین شاہ ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری بھلوال ضلع سرگودھا)

(۲) ملک فتح محمد صاحب احمدیہ ویجی ٹیبل آئل کمپنی گوجرہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیوی سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادم دین بنائے۔ (محمد ابراہیم الفضل)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری علی بخش صاحب ساکن اٹھوال حال وارد کجر ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۸ اگست بروز جمعہ وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے گاؤں میں چند احمدی ہونے کے باعث جنازے میں کم دوست تھے۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار محمد ابراہیم مولوی فاضل بی۔ اے آنرز لاہور کینٹ۔

(۲) محترم سید گلزار شاہ صاحب مہاجر ۲۲ اگست کو لاہور میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کھرڑ ضلع انبالہ کے باشندے تھے۔ احمدیت کے عاشق تھے۔ انقلاب کے سیلاب میں بہتے ہوئے لاہور آ پہنچے۔ بے بسی کی حالت میں ایک بڑے کنبے کا بوجھ ان کے سر پر تھا جسے کمزور صحت کے ساتھ نہ برداشت کرسکے۔ اور قریباً سال بھر کی شدید صبر آزما علالت کے بعد حقیقی پناہ گاہ میں چلے گئے۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اور بیوہ بظاہر حالات اس طرح رہ گئی ہیں جس طرح لق و دق صحرا میں چند بے کس افراد کا لٹا ہوا قافلہ۔ احباب جماعت سے مؤدبانہ التجا ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

یہ بات منسوب کرنا کہ حضور نے ریاست مسلمانوں کو خطاب ہوا بالا الفاظ سے یاد کیا ہے اول درجہ کی افتراپردازی ہے مگر یہ لوگ بھی معذور ہیں۔ لال حسین اختر اور ہیر کوٹ کا مقصد اس کی تاریخ بیداری کے متعلق وہ ہمیں پتہ کے لوگ روشنی ڈال سکتے ہیں ہم چونکہ لوگوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ گفتگو کے وقت اسلامی آداب کو ملحوظ رکھا جائے اسلئے زیادہ تشریح کرنا پسند نہیں کرتے۔

لال حسین اختر کہتا ہے کہ وہ احمدیوں کے لاہوری فریق میں کچھ عرصہ رہ چکا ہے۔ وہاں جو اس نے گل کھلائے ہیں اور اپنی نیک نامی کی وجہ سے پاکیزہ سرٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں ان پر تو اظہار خیالات جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین اور لائلپور کے شیخ صاحبان ہی کرسکتے ہیں۔ وہاں سے جس وجہ سے نکلے گئے اس کا ذکر ہمارا قلم سے مناسب نہیں اب رہ گیا یہ کہ آیا لال حسین اختر بھی علماء ہم تنبیہ میں تحت ادیم السماء کے صحیح مصداق ہیں؟ اس بارہ میں جو انہیں سرٹیفکیٹ مل چکے ہیں۔ ان کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو یہ وہ سرٹیفکیٹ ہے جو لال حسین اختر کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک تقریر کی بنا پر وہاں کے مقامی اخبار "مجاہد" نے دیا ہے۔

"ختم نبوت کے مسئلہ پر علام پیشہ ور واعظین کا طرز بیان بہت بازاری اور سوقیانہ ہوتا ہے جو عوام کے جذبات کو مشتعل کرکے اگرچہ واعظ کے حلوے مانڈے کا سامان کر دیتا ہے لیکن علمی تجسس جستجو رکھنے والے متلاشیان حق وصداقت کو روحانی کوفت ہوتی ہے پچھلے دنوں مولانا لال دین المعروف لال حسین اختر ڈیرہ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق جو کچھ کہا سو صرف بازاری ہی نہیں تھا۔ بلکہ غیر اسلامی بھی تھا انہوں نے اپنی صداقت کا اظہار فریق ثانی کو فحش ترین گالیاں دیکر کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو آپ مجدد دینی تسلیم نہ کریں لیکن انہیں فحش ترین گالیاں دینے کا حق آپ کو کس شریعت کی رو سے حاصل ہے ــــ صرف یہی نہیں کہ اسلامی متانت و سنجیدگی ہی بازاری طرز گفتگو کی متحمل نہیں بلکہ حذائے اسلام نے واضح اور کھلے ہوئے الفاظ میں مسلمانوں کو کسی کے پتھر کے خداؤں کو بھی برا بھلا کہنے سے پرہیز کی تلقین کی ہے۔ چہ جائیکہ آپ ایک ایسے انسان کو فحش ترین گالیاں دیں جن کی غلامی کا حلقہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی گردن میں ہو۔ حق وصداقت کے اظہار کیلئے شریفانہ طرز تخاطب اور دلائل کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ گالیوں کی نہیں گالیاں وہی دیتا ہے جس کے پاس دلائل کی کمی ہو۔"

(اخبار مجاہد مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۸ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

اگر احرار کے نزدیک جماعت احمدیہ کے عقائد صحیح نہیں اور احمدی غلطی خوردہ ہیں اور احرار نیک نیتی کے ساتھ احمدیوں کو سمجھانا چاہتے ہیں تو کیا سمجھانے کا یہی طریق ہے جو احراری اختیار کررہے ہیں؟ کیا احمدیوں کو گالیاں دینے سے اور ان کے واجب الاحترام بزرگوں کے خلاف بد زبانی کرنے سے احمدی "احراریوں کے اسلام" کے مداح ہو جائیں گے یا ان پر الٹا اثر ہوگا۔ احراریوں نے جو تبلیغ کا طریق اختیار کیا ہے اس سے یقیناً ملک کا مذاق بھی بگڑ جائے گا۔ اور فائدہ بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ (ہمیں موقع ...)

درخواست ہائے دعا

میرے چچازاد بھائی غلام قادر چک ۱۸ عـ بہوڑ میں لمبا عرصہ دل بیمار ہیں۔ تمام دوستوں سے التجا ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا کرے۔ (چوہدری محمد منیر کلرک الفضل لاہور)

(۲) خاکسار کی صحت تقریباً ایک ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار چوہدری بشیر احمد کلرک الفضل لاہور)

(۳) میں عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں اور اب بیماری لمبی ہونے کی وجہ سے حالت نازک صورت اختیار کرچکی ہے۔ گھبراہٹ بے چینی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس لئے میں درد دل کے ساتھ تمام احباب کی خدمت میں درخواست دعا کی اپیل کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد رفیع طالب دعا)

ضرورت رشتہ

ایک نارمل پاس خوبصورت نوجوان قوم جٹ کے لئے رشتہ مطلوب ہے خواندہ اور زمیندار گھرانے کو ترجیح دی جائے گی خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

چوہدری **فضل احمد رخصتی ہیڈ ماسٹر**

مقام و ڈاکخانہ گکرالی ضلع گجرات

اعلان دار القضاء ربوہ

مکرم شیخ صلاح الدین صاحب پاشا میں مکرم شیخ مظفر الدین صاحب احمدی مالک امپیریل الیکٹرک سٹور صدر بازار لائلپور نے مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب احمدی ٹرنک بازار سیالکوٹ نے مبلغ یکصد روپے دلانے کی درخواست دی ہے۔ مکرم پاشا صاحب موصوف کو اس کے متعلق اطلاع دینے وغیرہ کے سلسلہ میں معمولی طریق سے کامیابی نہیں ہوسکی۔ اس لئے اب مجبوراً بذریعہ اخبار ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کی پیروی کے لئے ۲۰ ستمبر ۵۵ء کو بوقت دس بجے صبح دفتر ہذا میں پہنچ کر یا اپنا باقاعدہ قائم مقام بھجوا کر خود پیروی کریں۔ ورنہ زیر آرڈر ۲۱ یکطرفہ سماعت کی جاسکے گی۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ربوہ میں نقشہ نویس کی خدمات

چوہدری محمد نور الٰہی صاحب جنجوعہ ڈرافٹنگ ماسٹر کو کمیٹی نوٹیفائڈ ایریا ربوہ پاکستان کی طرف سے نقشہ نویسی کا لائسنس دیا گیا ہے۔ لہذا جن احباب نے یہاں مکانات کیلئے اراضی خرید کی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کمیٹی ہذا کے قواعد کے مطابق نقشہ جات بنوانے کے لئے ماسٹر صاحب موصوف کی خدمات حاصل کریں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد سیکرٹری نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی ربوہ

تصحیح

"اعلانات دار القضاء" جو الفضل ۲۵ اگست ۱۹۵۵ء نمبر ۱۹۷ جلد ۴۳/۳۸ میں شائع ہوئے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل غلطیاں ہوگئی ہیں۔

اعلان ۱:۔ اس میں "یکطرفہ فیصلہ کی منسوخی کے لئے تین یوم تک" کی بجائے "تیس یوم تک" ہے۔

اعلان نمبر ۳ ۲:۔ ان میں "ورنہ زیر فیصلہ ۲۲" کی بجائے "زیر آرڈر ۶۲" ہے

اعلان ۳:۔ اس میں مکرم منشی فضل الرحمن صاحب چغتائی مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب کی بجائے "ابن مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب" ہے یعنی دونوں ناموں کے درمیان "ابن" کا لفظ رہ گیا ہے۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

دواخانہ خدمت خلق

جگر کے لئے شربت جگر کو طاقت دینے اور اس کا فعل درست کرنے اور خون پیدا کرنے کی مفید دوا جو بہت سی امراض جگر کے ضعف سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت ایک درجن ۳ر

جگر کے لئے حبوب ندیم جگر جگر کی خرابیوں کا بہترین جوشاندہ جگر کو سدوں سے صاف کر دیتا ہے اور خون کی صفائی میں بہت مفید ہے سستی اور جسم ٹوٹتے رہنے کی تکلیف ہو۔ تو سمجھئے جگر خراب ہے قیمت ایک خوراک دو آنے۔

مرکب افسنتین کے لئے خون کی صفائی اور بخاروں کیلئے بیحد مفید۔ قیمت فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ** (مغربی پاکستان)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارت کا رویہ انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے

پنڈت نہرو کے بیان پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا تبصرہ

کراچی ۲۸ اگست۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے۔ کہ سر اوون ڈکسن نے کشمیر کے بارے میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کی جو شرطیں پیش کی تھیں۔ ہندوستان نے انہیں مسترد کر کے ان تمام ذمہ داریوں کو ٹھکرا دیا ہے۔ جو حفاظتی کونسل کی ۱۴ مارچ ۱۹۵۰ء کی قرارداد کی رو سے اس پر عائد ہوتی تھیں۔ جس شخص نے بھی سر اوون ڈکسن کا بیان پڑھا ہے۔ اسے صاف طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ سر اوون ڈکسن نے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کی تجویز پیش کر کے پاکستان کو خوش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو حفاظتی کونسل کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتے تھے۔ اور جن کے ایفاء کے لئے وہ برعظیم آئے تھے۔ یہ کہنا کہ سر اوون ڈکسن نے پاکستان کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقائق پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ چودھری صاحب نے یہ تقریر بین الاقوامی امور کے پاکستانی انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ ڈنر کے موقع پر کی۔ چودھری صاحب نے کہا۔ کہ سر اوون ڈکسن نے ایک غیر جانبدار نمائندے کے طور پر متذکرہ صدر تجویز پیش کی تھی۔ اور ان کی غرض و غایت اس کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات سدھر جائیں۔ اور کشمیر کی گتھی کا منصفانہ حل نکل آئے۔ جو ایک عرصے سے دونوں ملکوں کے تعلقات پر اثر ڈال رہی ہے۔ سر اوون ڈکسن نے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ کہ انہوں نے حفاظتی کونسل کی ۱۳ فروری ۱۹۴۸ء والی قرارداد کی تکمیل کی کوشش کی ہے۔ وہ صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ کشمیر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری ہو جائے۔ تاکہ ریاست کے باشندے اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر لیں۔ چودھری صاحب نے کہا۔ کہ ساری ریاست میں غیر جانبدارانہ اور آزادانہ رائے شماری کو محض اس وجہ سے ناقابل عمل قرار دینا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ کہ ایک پارٹی اسکی راہ میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ چودھری صاحب نے ہندوستان کے طرز عمل پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستان عجیب و غریب دلائل دینے کا عادی ہو چکا ہے۔ جب جونا گڑھ کا مسئلہ پیش ہوا۔ اور جونا گڑھ کے فرمانروا نے اعلان کر دیا۔ کہ اسکی ریاست پاکستان میں شامل ہو چکی ہے۔ تو ہندوستان نے یہ دلیل دے کر والی ریاست کے فیصلے کو ٹھکرا دیا۔ کہ ریاست کی آبادی ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا والی ریاست کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ریاست کو پاکستان میں شامل کرنے کا اعلان کرے۔ چنانچہ اس نے اس ریاست پر حملہ کر دیا۔ اور فوج کی سنگینوں کے زور سے ریاست پر قبضہ کر لیا۔ اس نے حیدر آباد کے بارے میں بھی یہی طرز عمل اختیار کیا۔ لیکن جب ریاست جموں و کشمیر کا معاملہ پیش ہوا۔ تو ہندوستان نے اپنی پیش کردہ ساری دلیلوں پر پانی پھیر دیا۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ ڈوگرہ مہاراجہ کو ریاست کو ہندوستان میں شامل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ چودھری صاحب نے کہا۔ کہ ہندوستان کے ارباب حل و عقد گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں۔ کہ پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر میں فوج داخل کر کے اس ریاست کے خلاف جارحانہ اقدام اختیار کیا ہے۔ لیکن وہ اپنے اقدام کی ۴

۴ طرف توجہ نہیں دیتے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی فوجیں ریاست میں اس قدر آگے بڑھ گئی تھیں۔ کہ منگلا ہیڈ چند میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ اگر وہ اس ہیڈ پر بھی قابض ہو جاتیں۔ تو پاکستان کے لئے نہ صرف پانی کی فراہمی کا بہت بڑا مسئلہ پیش ہو جاتا۔ بلکہ اسے مہاجرین کے ایک اور عظیم الشان مسئلے سے دوچار ہونا پڑتا۔ ایسے حالات میں پاکستان کے لئے اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ کہ وہ اپنی فوج ریاست میں داخل کر کے ہندوستانی فوج کو اس اہم ہیڈ کی طرف پیش قدمی کرنے سے روکتا۔ لہٰذا پاکستان نے محض حفاظتی تدابیر کے پیش نظر اپنی فوج ریاست میں داخل کی تھی۔

مشرقی یو۔پی میں ۳۶ لاکھ انسان بے خانماں ہو گئے

لکھنؤ ۲۸ اگست۔ سیلابوں کی وجہ سے یو۔پی کے سات مشرقی اضلاع جل تھل ہو چکے ہیں۔ اور ان میں کم و بیش ۲۳۰۰۰ دیہات ایسے ہیں۔ جن میں پانی پھیر رہا ہے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ ۵ کروڑ روپے کی جائیداد کا نقصان پہنچا ہے۔ ۶ لاکھ کے قریب اشخاص بے خانماں ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کسی انسانی جان یا مواشی کی ہلاکت کی اطلاع نہیں ملی۔ اڑیسہ کے تین مشرقی اضلاع کٹک۔ پوری اور جبل پور سے بھی سیلابوں کی وجہ سے شدید نقصان پہنچنے کی اطلاع ملی ہے۔ ان اضلاع میں مہاندی اور کئی دوسرے دریاؤں میں طغیانی آچکی ہے۔ اس علاقے میں ۵۰۰ کشتیاں متاثرہ علاقے کے باشندوں کو نجات دلانے میں مصروف ہیں۔ لیکن بہت سے علاقوں میں کسان سیلاب کے باوجود اپنے گھروں سے نکلنا پسند نہیں کرتے۔

بہاولپور کے دو مجسٹریٹوں کی برطرفی

بغداد الجدید ۲۸ اگست۔ بہاولپور کے چیف جسٹس مسٹر عبد العزیز نے دو فرسٹ کلاس مجسٹریٹوں کو برطرف کر دیا ہے۔ ان کے خلاف رشوت ستانی اور دوسرے الزام ہیں۔ اور ان کے خلاف تحقیقات محکمہ انسداد رشوت ستانی نے کی تھی

گورنر کی طرف سے التوائے انتخابات کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ

مری ۲۸ اگست۔ آج صدر و سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ صوفی عبد الحمید اور مسٹر محمد اقبال چیمہ نے گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر سے ملاقات کی۔ صوفی عبد الحمید نے پنجاب کے تین مشیروں مسٹر نسیم حسین میر احمد شاہ اور مسٹر لغاری کے استعفے پیش کئے۔ جنہیں گورنر نے منظور کر لیا۔ صوفی صاحب نے پنجاب کے عام انتخابات کو دو ماہ تک ملتوی کر دینے کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنجاب میں مسلم لیگ کے انتخابات کے بعد ہی صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہونے چاہئیں۔ گورنر نے صدر صوبہ لیگ کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ صوفی عبد الحمید نے بتایا۔ کہ گورنر سے ملاقات کے دوران میں شیخ صادق حسن مشیر مالیات کے استعفیٰ کا مسئلہ بھی پیش ہوا۔ گورنر نے صوفی عبد الحمید سے کہا۔ کہ وہ شیخ صادق حسن کو بھی استعفیٰ دینے کا مشورہ دیں۔ صوفی عبد الحمید نے جواب دیا۔ کہ شیخ صادق حسن نے تو کراچی میں یہ کہا ہے۔ کہ وہ گورنر پنجاب سے اپنے استعفیٰ کے بارے میں زبانی گفتگو کریں گے۔ اس پر گورنر نے کہا۔ کہ اگر شیخ صاحب نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ بات چیت کی تو میں انہیں مستعفی ہونے کا مشورہ دوں گا۔ صوفی عبد الحمید اور مسٹر چیمہ نے مہاجرین اور مغویہ خواتین کی برآمد کے بارے میں بھی گورنر سے تبادلۂ خیالات کیا۔ گورنر نے اس ضمن میں صوبہ لیگ کے عہدیداروں سے قطعی تجاویز طلب کیں۔

تبت کی آزاد حیثیت کا خاتمہ ہو گیا

لندن ۲۸ اگست۔ "سنڈے ٹائمز" کے نامہ نگار خصوصی نے کالم پانگ سے اطلاع دی ہے کہ "آزاد اور خود مختار" ملک کی حیثیت سے تبت کا وجود قریباً ختم ہو چکا ہے۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے۔ کہ کمیونسٹ فوج مستقبل قریب میں لاسہ (دار السلطنت) پر قابض ہو جائے گی

روس کے نائب وزیر اعظم کی وفات

لندن ۲۸ اگست۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جمہوریہ روس کے نائب وزیر اعظم آج وفات پا گئے۔

شمالی آسام میں کوہِ آتش فشاں پھٹ گیا

کئی پہاڑ پیوند زمین ہو گئے اور دریا بالکل بند ہو گئے

۱۵ اگست کو جو بڑا زلزلہ آیا تھا۔ اسکی تباہ کاری کی اطلاعات بڑی سست رفتار سے آ رہی ہیں۔ لیکن جوں جوں خبریں آتی جاتی ہیں۔ تباہی و بربادی کی تفصیلات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پاسی گھاٹ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ شمالی آسام کا چہرہ ہی بدل گیا ہے۔ بڑے بڑے پہاڑ اپنے جنگلوں اور وادیوں سمیت پیوند زمین ہو گئے ہیں۔ دریا اپنی گذرگاہ تبدیل کر چکے ہیں۔ بعض دریا بالکل ناپدید ہو گئے ہیں اور لاتعداد دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔ اب اس میں ذرہ بھر شک نہیں رہا۔ کہ قبائلی لوگ جو کوہ ہمالیہ کے دامن میں آباد تھے۔ وہ قدرت کی ستم ظریفی اور جنگلی جانوروں کا مقابلہ کرتے کرتے کم از کم دس سال پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ان کے گھر بار تباہ ہو چکے ہیں۔ زمینیں برباد ہو چکی ہیں۔ سڑکیں اور راستے سیلابوں کی نظر ہو چکے ہیں۔ ابھی تک کوئی شخص یہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ ان لوگوں کے نقصان کا صحیح اندازہ کیا ہے۔ کئی دفعہ کوشش کی گئی۔ کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ زلزلے کے مرکز کا سروے کیا جائے۔ لیکن راستے میں کوہ ہمالیہ حائل ہے۔ اور وہ بھی موسم برسات کی وجہ سے بادل اور کہر سے ڈھک چکا ہے۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا یہ سروے آئندہ موسم بہار سے پیشتر ہو سکے گا یا نہیں۔ اسی انتظار میں زلزلے کے ختم نہ ہونے والے جھٹکوں کے بارے میں مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ بعض ماہر کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ زلزلے کوہ آتش فشاں کے پھٹنے کی وجہ سے آ رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے دعوے کے اثبات کے لئے حسب ذیل دلائل دے رہے ہیں۔ (۱) کوہ ہمالیہ کے دامن میں آباد جنگلی۔ قبائلی متفقہ طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ انہوں نے زلزلہ آنے سے پیشتر مسلسل چار دن تک کوہ آتش فشاں کے پھٹنے کے قبل خبر دھماکے سنے تھے۔ ماہر کہہ رہے ہیں۔ کہ بعض اوقات کوہ آتش فشاں کی زیر زمین گڑگڑاہٹ ۴۸ گھنٹے قبل ہی سنی جاتی ہے۔ وہ درحقیقت عوام کے لئے ایک انتباہ ہوتا ہے۔ کہ زلزلہ آنے والا ہے۔ (۲) زلزلہ آنے کے بعد سادیا نامی قصبے سے دور تر آباد پہاڑی قبائل نے رات کے وقت سرخ روشنی دیکھی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شمالی آسام میں کوہ آتش فشاں موجود ہے۔ لیکن کوہ ہمالیہ کے دامن میں آباد ابور نامی جنگلی قبائل نے اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی۔ (۳) اس وقت دریائے برہم پتر اور اس کے معاونین میں جو بڑے بڑے درخت جڑوں اور شاخوں سمیت بہہ رہے ہیں۔ ان پر ایسے نشانات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ درخت ایک ایسے علاقے سے آ رہے ہیں۔ جہاں کوہ آتش فشاں پھٹا ہے۔ البتہ ابھی تک یہ کوشش نہیں کی گئی۔ کہ برہم پتر کے پانی کا تجربہ کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ آیا اس میں لاوے کا اثر موجود ہے یا نہیں۔